مترجم

جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی

(از علمائے اوائل قرن ششم)

احتجاجِ طبرسی

حصہ (اول۔دوئم)

ناشر

ادارہ تحفظ حسینیت

لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احتجاج طبرسی

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی

(ازعلماء اوائل قرن ششم)

حصہ (اوّل۔ دوم)

مترجم

جناب الحاج مولانا اشفاق حسین صاحب

ناشر:

ادارہ تحفظ حسینیت علیہ السلام

لاہور۔ پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... احتجاج طبرسی

مؤلف .... ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی

.... (از علماء اوائل قرن ششم)

مترجم: .... جناب الحاج مولانا اشفاق حسین صاحب

طبعۂ اوّل ۲۰۰۹ء

تعداد ۱۰۰۰

ناشر .... ادارہ تحفظ حسینیت علیہ السلام لاہور

ملنے کا پتہ

تمام شیعہ بک سٹال پر دستیاب ہے

احتجاج طبرسی
حصہ اول

امیر المومنینؑ کا احتجاج

آپ نے ناکثین، قاسطین اور مارقین سے کیوں جنگ کی، خلفاء ثلاثہ اور دوسرے لوگوں کے مقابل کیوں خاموش رہے؟

روایت ہے کہ جب امیر المومنینؑ جنگ نہروان سے واپس ہوئے اور ایک جگہ بیٹھے ہوئے گذشتہ واقعات وحادثات کا ذکر ہو رہا تھا، ایک شخص نے آپ سے کہا کہ آپ نے ابوبکر، عمر وعثمان سے کیوں جنگ نہیں کی اور طلحہ وزبیر معاویہ اور خوارج سے کیوں لڑے؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا! میں زندگی کے اوّل روز سے مسلسل مظلوم رہا اور اپنے حقوق پر دوسروں کے تجاوز وظلم کو دیکھتا رہا۔

اشعث ابن قیس نے کھڑے ہوکر کہا! یا امیر المومنینؑ آپ نے اپنی تلوار سے اپنے حقوق کا مطالبہ اور اپنا دفاع کیوں نہیں کیا؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے اشعث جو بات تم نے پوچھی ہے اس کا جواب غور سے سن کر حقیقت کلام اور میری دلیل کو سمجھو۔

انبیاء گذشتہ میں سے چھ انبیاء کی میں نے اتباع وپیروی کی ہے۔

(اول) حضرت نوحؑ ہیں کہ جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے:

ان سے قبل قوم نوحؑ نے بھی ہمارے بندہ کی تکذیب کی اور اس کے بارے میں کہا کہ وہ مجنون ہوگیا ہے اور اس نے ان کے کثیر وشدید آزار سے خوف زدہ ہوکر کہا۔ (سورہ قمر، آیت ۱۰)

پروردگارا! میں مغلوب ہوگیا، میری مدد فرما حضرت نوحؑ نے یہ بات خوف کے سبب کہی تھی، منزل دعوت ورسالت میں ان کیلئے یہ خوف تنہا عذر بن گیا، ہاں اوصیاء، انبیاء کیلئے یہ عذر اس سے زیادہ قابل توجہ

ہوگا، اگر کوئی کہے کہ انھیں اپنی قوم کا خوف نہیں تھا تو گویا اس نے کلام خدا کا انکار کیا اور وہ کافر ہوگیا۔

(دوم) حضرت لوطؑ کے بارے میں خدا کا ارشاد ہوا:

قوم لوطؑ نے کہا کہ آپ خود جانتے ہیں کہ تمہاری لڑکیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں، حضرت لوطؑ نے ان کے دباؤ و بے حیائی کے سبب رو کر فرمایا:

اے کاش! مجھے تمہارے مقابلہ کی قدرت وطاقت ہوتی یا مضبوط پناہ گاہ ہوتی تو تمہارے شر سے محفوظ ہو جاتا۔ (سورۂ ہود، آیت ۸۰)

اگر کوئی کلام خدا کے مقابل حضرت لوطؑ کے ان کی قوم سے خوف واضطراب کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اوصیاء انبیاء اس میں زیادہ معذور ہیں۔

(سوم) حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں خدا فرماتا ہے:

ابراہیمؑ نے اپنے باپ (چچا) کی سختیوں وتکلیفوں کے مقابل کہا! اے بابا میرا سلام لیجئے، اپنے خدا سے آپ کی مغفرت کا سوال کروں گا، میرا خدا مہربان ہے، آپ کی طعن وتشنیع کے سبب آپ لوگوں سے اور آپ کے خود ساختہ خداؤں سے دور ہو کر صرف خدائے مہربان کی پرستش کروں گا امید ہے کہ وہ میری بندگی وعبادت کو قبول کرے گا۔

(سورۂ مریم، آیت ۴۸) پس ان کی دعوت ترک کر دینا خوف کے سبب تھی، ہاں وقت خوف وصی پیغمبرؐ کا عذر زیادہ سننے کے لائق ہے، اگر کوئی ان کے خوف کا منکر ہو تو وہ کلام خدا کے صریحاً خلاف کر کے کافر ہو جائے گا۔

(چہارم) حضرت موسیٰؑ کے بارے میں خدا کا فرمان ہے:

حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے جواب میں کہا میں تمہاری سختیوں اور جابرانہ حکومت سے خوف زدہ ہو کر تمہارے درمیان سے چلا جاؤں گا، میرے خدا نے مجھے علم ومعرفت عطا فرما کر انبیاء ومرسلین میں قرار دیا ہے۔ (سورۂ شعراء، آیت ۲۱)

. اگر کوئی خوف نبی موسیٰ کا منکر ہو تو وہ کلام خدا کے خلاف ہو کر کافر ہو گیا ہے اور اگر ان کو خائف مان کر ان کی کنارہ گیری کو عذر درست سمجھتا ہے تو اوصیاء انبیاء اس بات میں زیادہ معذور ہیں۔

(پنجم) حضرت ہارونؑ کے بارے میں خدا کا ارشاد ہے:

جناب موسیٰ کی غیر موجودگی میں بنی اسرائیل گوسالہ کی پرستش کرنے لگے تو جناب ہارونؑ نے جناب موسیٰ کے جواب میں کہا:

اے میرے بھائی آپ کی قوم نے مجھے ضعیف و عاجز کر دیا اور نزدیک تھا مجھے قتل کر دیتی۔ درست نہیں کہ ان کے عوض مجھے میری مذمت و شماتت کیجئے اور مجھے ظالمین کے زمرہ میں شمار کیجئے۔

حضرت ہارونؑ نے گوسالہ پرستی کے مقابل میں اپنا عذر و خوف بیان کیا اور اوصیاء تو اس لحاظ سے زیادہ معذور ہیں، اگر کوئی ان کے خوف کا منکر ہو تو مخالف قول خدا کے نتیجہ میں کافر ہو جائے۔

(ششم) رسول اکرمؐ نے از روئے احتیاط اور قریش کے خوف سے مجھے اپنی جگہ سلایا اور خود مکہ سے چلے گئے اور غار میں چھپ گئے، کیا رسولؐ خدا اپنے دشمنوں سے خائف تھے کہ غار میں پنہاں ہو گئے؟ یا ان کا یہ عمل عبث و بیکار اور ایک لہو و لعب تھا؟

جب آنحضرتؐ اپنے دشمنوں سے خوف زدہ تھے تو ان کا وصی کیونکر خوف زدہ نہ ہو گا؟

اس وقت سب نے کھڑے ہو کر کہا! ہم سمجھ گئے کہ آپ کی بات صحیح اور فعل و عمل حق ہے، ہم جاہل و گنہگار ہیں، ہم سمجھ گئے کہ اپنے حق کا دعویٰ نہ کرنے اور سکوت و تسلیم ہو جانے میں آپ معذور ہیں۔